60199 ـ سفارش سے بی اے کی سند حاصل کر کے ملازمت کرنے کا حکم

سوال

میں ايك يونيورسٹی كالج ميں تعليم حاصل كرتا رہا ہوں ليكن تعليم مكمل نہ كر سكا، اور سفارش كے ذريعہ بی اے كی سند حاصل كرنے كے بعد اس سند كی بنا پر مجھے ملازمت بھی مل گئی، اور ميں نے اس سے حاصل ہونے والی تنخواہ سے شادی بھی كی، اور اب ميں دو بچے ہيں، ميرا سوال يہ ہے كہ:
اس كا شرعی حكم كيا ہے ـ يہ علم ميں رہے كہ ميں يہ كام بہت اچھی طرح كرنے كا ماہر ہوں، اور ميرے پاس مينجر كی جانب سے كام كی رپورٹ بھی ممتاز ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ كا سفارش كے ذريعہ بغير استحقاق كے سند حاصل كرنا حرام عمل تھا، اور اس ميں كئی ايك حرام كام كا مرتكب ہوا گيا ہے، اور جس نے آپ كی سفارش كی تھی وہ بھی اس حرام كام ميں آپ كے ساتھ برابر كا شريك ہے سفارش كے ذريعہ آپ كی سند كے حصول سے جو حرام كام ہوئے وہ درج ذيل ہيں:

ا ـ يہ بری اور غلط سفارش تھی.

اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

جو كوئی بھی بہتر اور اچھی سفارش كريگا اس كے ليے اس ميں سے اسے بہتر حصہ ملے گا، اور جو كوئی غلط اور بری سفارش كريگا اس كے ليے اس ميں سے اسے گناہ ملے گا، اور اللہ تعالی ہر چيز پر قدرت ركھنے والا ہے النساء (85).

كفل كا معنی نصيب اور حصہ ہے، يعنی اسے گناہ ميں سے حصہ ملے گا.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی كہتے ہيں:

" سفارش كرنے پر اجروثواب كا حصول عموم پر مشتمل نہيں، بلكہ يہ جس ميں سفارش جائز ہو اس پر مخصوص ہے،

جو کہ اچھی اور بہتر سفارش ہے، اور اس کا ضابطہ اور قاعدہ یہ ہے کہ:

جس میں شریعت نے اجازت دی ہے، نہ کہ اس میں جس میں شریعت نے اجازت نہیں دی، جیسا کہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے.

امام طبری رحمہ اللہ نے صحیح سند کے ساتھ مجاہد رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ:

یہ لوگوں کا ایک دوسرے کی سفارش کے بارہ میں ہے.

اور اس کا حاصل یہ ہوا کہ: جس کسی نے بھی خیر و بھلائی میں کسی کی سفارش کی تو اسے اس کے اجروثواب میں سے حصہ ملےگا، اور جس کسی نے بھی کسی کے لیے باطل اور غلط سفارش کی تو اس کے گناہ میں سے اسے بھی حصہ ملےگا " انتہی.

دیکھیں: فتح الباری (10 / 450 - 452).

ب - دھوکہ و فراڈ اور جعل سازی، وہ اس طرح کہ ایسے کاغذات اور دستاویز پیش کرنا جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (102).

ج - وہ چیز ظاہر کرنا جو اس کے پاس ہے ہی نہیں، وہ اس طرح کہ اس کا یہ دعوی کرنا کہ اس نے سند حاصل کر رکھی ہے، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے.

اسماء رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تکلف کے ساتھ کوئی چیز ظاہر کرے جو اسے دیا ہی نہیں گیا وہ اسی طرح ہے جس نے جھوٹ کا لباس پہن رکھا ہو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4921) صحیح مسلم حدیث نمبر (2130).

د - جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی.

ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا میں تمہیں اکبر الکبائر کی خبر نہ دوں ؟

تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں آپ ضرور بتائیں.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا، اور والدین کی نافرمانی کرنا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ پر سہارا لگائے بیٹھے تھے تو فرمانے لگے: خبردار اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی، خبردار اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بار بار دہرائی اور کہتے رہے حتی کہ ہم کہنے لگے کاش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جاتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5631) صحیح مسلم حدیث نمبر(87)

ھ . لوگوں اور ملازم رکھنے والوں کے سامنے جھوٹ بولنا.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے، اور جب امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (33) صحیح مسلم حدیث نمبر (59).

و ۔ اصلی اور حقیقی سند حاصل کرنے کا حق چھیننا، اس میں ان لوگوں کے حقوق ملازمت پر ناحق ظلم کرنا ہے.

ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی میں فرمایا:

" اللہ تعالی کا فرمان ہے: اے میرے بندو میں نے اپنے اوپر ظلم حرام کیا ہے، اور تمہارے درمیان بھی اسے حرام کر دیا ہے، تو تم آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2577).

تو آپ دیکھیں کہ اس فعل میں کتنی معصیت و نافرمانیاں جمع ہیں اور جس قدر اس میں مخالفت ہے اسی قدر گناہ بھی زیادہ ہوگا، اس لیے آپ پر واجب ہے کہ ۔ اور اس پر بھی جس نے آپ کی سفارش کی تھی ۔ اس سے سچی اور پکی

توبہ کریں، اور جو کچھ ہو چکا ہے اس پر ندامت کا اظہار کریں، اور آئندہ پختہ عزم کریں کہ یہ فعل دوبارہ نہیں کرینگے، اور اس کے ساتھ ساتھ استغفار بھی کریں، اور اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کے زیادہ سے زیادہ عمل کریں.

دوم:

اور رہا مسئلہ اس سند کی بنا پر آپ کی ملازمت اور آپ کی کمائی کا تو ہمیں امید ہے کہ اس کے حل کے آپ کی توبہ ہی کافی ہو گی، جب آپ یہ کام بہت اچھے طریقہ سے کر رہے ہیں، اور اس کے ماہر ہو چکے ہیں، اور اچھی طرح سرانجام بھی دے رہے ہیں.

مزید معلومات کے حصول کے لیے آپ سوال نمبر (69820) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .